گورنمنٹ حج اسکیم میں نام نہ آنے کی وجہ سے حج مؤخر کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Aqs-020 تاریخ: 02-06-2014

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے حج کے سلسلے میں گورنمنٹ فارم حاصل کیا اور مقررہ وقت پر رقم بھی جمع کروادی، مگر اس کا نام نہیں نکلا، ابھی چونکہ پرائیویٹ کاروان کے ذریعے درخواستیں جمع ہو رہی ہیں اور جانا، ممکن بھی ہے، تو کیا اس شخص پر لازم ہے کہ پرائیویٹ ذریعہ اختیار کرتے ہوئے حج پر جائے اور اگر نہ جائے اور آئندہ سال کوشش کر کے گورنمنٹ کے تحت سفر کرلے ، تو کیا گنہگار ہو گا ؟ کیونکہ گورنمنٹ اور پرائیویٹ کے ریٹ میں لاکھوں کا فرق آرہا ہے اور یہ خرچ کرنے کی بھی استطاعت موجود ہے ، لیکن اگر کم پیسوں میں ہو جائے، تو فبہا اور اگر تاخیر کے سبب گناہ کا معاملہ آئے گا، تو پرائیویٹ ہی انتظام کرلیں گے۔ اس بارے میں آپ شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورت مسئولہ میں اس شخص کے پاس جب اتنی استطاعت موجود ہے کہ اپنے گھر، اہل وعیال یعنی جن کا نفقہ اس کے ذمے لازم ہے، وہ نکالنے کے بعد اتنی رقم موجود ہے کہ پرائیویٹ ذریعہ اختیار کرتے ہوئے حج کے اخراجات کو کافی ہے، تو اس پر فرض ہے کہ اسی سال حج پر جائے اور آئندہ سال تک تاخیر نہ کرے کہ حج فرض ہونے کے بعد بلاوجہ شرعی تاخیر کرنا گناہ ہے اور

حدیث پاک میں ایسے شخص کے بارے میں سخت وعید موجود ہے۔

چنانچہ امام ابو عیسی الترمذی رحمہ اللہ تعالی ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں: ”من ملک زادا و راحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ و لم یحج فلا علیہ ان یموت یھودیا او نصرانیا و ذلک ان اللہ یقول فی کتابہ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ یعنی جو زاد راہ اور سواری کا مالک ہوا، جو اسے بیت اللہ تک پہنچا دے اور اس نے حج نہ کیا، تو اس کی پرواہ نہیں، چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے، جو اس تک چل سکے۔

(جامع الترمذی، جلد1، صفحہ100، مطبوعہ ملتان)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ حج فرض ہونے کی شرائط کو لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: ”(ساتویں شرط) سفر خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو، خواہ سواری اس کی مِلک ہو یا اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کرایہ پر لے سکے۔“ مزید لکھتے ہیں: ”سفر خرچ اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ چیزیں اُس کی حاجت سے فاضل ہوں یعنی مکان و لباس و خادم اور سواری کا جانور اور پیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان اور دَین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جائے اور وہاں سے سواری پر واپس آئے اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لیے کافی مال چھوڑ جائے اور جانے آنے میں اپنے نفقہ اور گھر اہل و عیال کے نفقہ میں قدرِ متوسط کا اعتبار ہے۔ نہ کمی ہو نہ اِسراف۔ عیال سے مراد وہ لوگ ہیں، جن کا نفقہ اُس پر واجب ہے، یہ ضروری نہیں کہ آنے کے بعد بھی وہاں اور یہاں کے خرچ کے بعد کچھ باقی بچے۔“

(بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1040، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور حج فرض ہونے کے بعد تاخیر کرنے والے کے لیے حکم شریعت بیان کرتے ہوئے

صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”حج پر جانے کے لیے قادر ہو، حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سالوں تک نہ کیا، تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود، مگر جب کرے گا ادا ہی ہے، قضا نہیں۔“

(بہارشریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1036، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابوحذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

03شعبان المعظم 1435ھ/02جون 2014ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دارالافتاء اہلسنت

darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے